49617 ـ حالت حيض ميں چھوڑے ہوئے روزہ كى قضاء ادا نہيں كى اوراب روزہ ركھنے كى استطاعت ہى نہيں

سوال

گزشتہ كئي برس ميں نے ماہوارى كى بنا پرروزہ نہيں ركھے ، مجھے يہ علم نہيں تھا كہ بعد ميں ان ايام كى قضاء ميں دوسرا رمضان آنے سے قبل روزے ركھے جاتے ہيں ، اب ميں جسمانى طور پر كمزور ہوں اور روزے ركھنے كى استطاعت نہيں ركھتى توكيا ميرے ليے بطور فديہ كھانا كھلاناجائز ہے ؟
اوراگر ايسا كرنا جائز ہے تو پھر مجھے چھوڑے ہوئے ايام كى تعداد كا علم نہيں اس صورت ميں كھانا كس طرح كھلايا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

جب كوئي عورت ماہوارى كے سبب روزے نہ ركھے تواس پر بعد ميں رووے ركھنے واجب ہيں اس كى دليل عائشہ رضي اللہ تعالى عنہا كى مندرجہ ذيل حديث ہے :

عائشہ رضي اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ :

(ہميں بھى يہ (ماہوارى) آتى تھى تو ہميں حكم ہوتا كہ ہم روزوں كى قضاء كريں اورنماز كى قضاء نہ كريں) صحيح مسلم حديث نمبر (335) ـ

دوم :

سوال نمبر (26865) كے جواب ميں بيان كيا جاچكا ہے كہ رمضان كے چھوڑے ہوئے روزوں كى قضاء آنے والے رمضان سے قبل ادا كرنى واجب ہے ، اوربغير كسى شرعى عذر كے اس ميں تاخيرجائز نہيں ـ

سوم :

جس پر روزوں کی قضاءواجب ہولیکن وہ کسی مرض یا کمزوری کے سبب جس سے شفایابی کی امید نہ ہو روزے نہ رکھ سکتا تو اس حالت میں اسے ہر ایک دن کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک چھوٹی بچی کو ماہواری شروع ہوئي توہ ماہواری کی حالت میں ہی حکم سے جاہل ہونے کی بنا پر روزے رکھتی رہی ، لھذا اس پر کیا واجب آئے گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس پرواجب ہے کہ حالت حیض میں رکھے ہوئے روزوں کی قضاء کرے کیونکہ حالت حیض میں رکھے ہوئے روزے قابل قبول اورصحیح نہیں اگرچہ وہ اس کے حکم سے بھی غافل ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ قضاء کے وقت کی کوئي حد نہیں ۔

اور یہاں پر ایک مسئلہ اس کے برعکس ہے :

چھوٹی عمرکی بچی کو حیض آیا اوراس نے شرم کے باعث اپنے گھروالوں کونہ بتایا اوریہ بچی روزے نہیں رکھتی تھی لھذا اس لڑکی پر ان روزوں کی قضاء واجب ہوگي جو اس نے حالت حیض میں ترک کیے تھے کیونکہ حیض آنے سے یہ بچی مکلف ہوچکی ہے اورحیض بلوغت کی ایک علامت ہے ۔ ا ھـ

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی پوچھا گیا کہ :

ایسی عورت جورمضان کے ترک کیے ہوئے روزوں کی قضاء نہ کرے حتی کے اس کے قضاء میں باقی بچنے والے روزوں کی تعداد دو سوتک جاپہنچے اوراب وہ مریضہ ہو یا پھر بوڑھی ہونے کے باعث روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتی ہو تواس پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ عورت جس کا سائل ذکرکرہا ہے اگر تواسے روزہ رکھنے سے بڑھاپے یا پھر کسی مرض کی وجہ سے ضررپہنچتا ہو تووہ ہردن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گي لھذا اسے چاہیے کہ اپنے ترک کیے ہوئے روزوں کے ایام شمار کرکے ہردن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے ۔ اھـ

دیکھیں : فتاوی الصیام صفحہ (121) ۔

کھانے کی مقدار کے بارہ میں معلومات کےلیے آپ سوال نمبر (38867) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اگر تو آپ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتی ہیں توآپ پر روزہ رکھنے کی قضاء واجب ہوگي ، اوراگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی توپھر ہردن کےبدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ، اورکوشش کریں کہ آپ نے جن ایام کے روزے نہیں رکھے ان ایام کی تحدید کریں حتی کہ آپ کا ظن غالب یہ ہوکہ آپ نے انہیں شمار کرلیا ہے ۔

واللہ اعلم .